السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا کسی حدیث میں قرآن کریم کو حفظ کرنے کی کیفیت بیان کی گئی ہے؟ اس شخص کیا حکم ہے جو ناپاک کپڑے میں نماز پڑلے اور اسے دوران نماز یا آئے؟ کیا سورۃ الکافرون کی فضلیت میں بھی کچھ احادیث وارد ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جامع ترمذی میں (کتاب الدعوات) باب دعاء الحفظ' حدیث نمبر: 3570 ہے جس میں حضرت علی بن طالب کا قصہ ہے کہ انہوں نے جب حافظے کی خرابی کی شاکایت کی تو آپ نے انہیں ایک طویل دعا سکھائی کہ وہ شب جمع چار رکعات نماز پڑھیں لیکن یہ حدیث ضعیف ہے اور صحیح سند سے ثابت نہیں البتہ حفظ قرآن اور دیگر امور کے لیے دعا ترغیب ضروری دی گئی ہے۔ ویسے بھی حفظ وفہم کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو بہت آسان کردیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ ٩٧ ... سورۃ مریم

''ہم نے اس (قرآن) کو تیری زبان میں آسان کردیا۔)

علماء نے ذکر فرمایا ہے کہ قرآن مجید حفظ کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس کے معانی کو سمجھا جائے پھر الفاظ کی باربار تکرار کی جائے اس کی تلاوت ہمیشہ کی جائے اور پھر حفظ کیے ہوئے حصے کو روزانہ اور پھر ہر ہفتہ میں پڑھا جائے حتی کہ قرآن مجید ذہن میں خوب رسخ ہوجائے' حدیث مین بھی آیا ہے:

تَعَاهَدُوا هَذَا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا » صحيح البخاري فضائل القرآن باب استذكار القرآن وتعاهدح: 5033 وصحيح مسلم صلاة المسافرين باب المر بتعهد القرآن .... الخ ح: 791 واللفظ لمسلم »

''قرآن مجید کا خیال رکھو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے یہ قرآن مجید اونٹ سے زیادہ بھاگنے والا ہےاپنے باندھنے سے۔''

جو شخص ہمیشہ تلاوت کرتا رہے کہ اس کا کپڑا یا بدن یا جگہ ناپاک ہو اور اسے نماز سے فارغ ہونے کے بعد یاد آئے تو خط ونسیان کے عذر کی وجہ سے اسے اس نماز کے دوہرانے کی ضروت نہیں البتہ اگر اسے دوران نماز میں ہی یاد آجائے تو ضروری ہے کہ نماز کو توڑدے ناپاکی کو زائل کرے اور پھر نماز دوبارہ پڑھے کیونکہ اگر نماز کا کچھ حصہ باطل ہوجائے تو ساری نماز کو دوہرانا لازم ہے۔

(سورۃ الکافرون کے بارے میں جامع ترمذی میں سیدنا ابن عباس سے مرفوعا روایت ہے کہ ''یہ قرآن کے چوتھائی حصے کے برابر ہے۔'' (جامع ترمذي فضائل القرآن باب ماجاء في (اذا زلزلت) حدیث: 2894

نبی اکرم ﷺ صبح کی سنتوں اور طواف کی دو رکعتوں وغیرہ میں اس سورت کو سورۃ اخلاص کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔'' (صحیح مسلم صلاۃ المسافرین باب استحباب رکعتی سنة الفجر حدیث: 726' جامع ترمذي الحج باب ماجاء مایقرء فی رکعتی الطواف حدیث: 869)''

آپ نے سوتے وقت بھی اس پڑھنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ شرک سے براءت ہے۔'' (ابوداود' الادب' باب مایقال عندالنوم' حدیث: 5055'')

اس میں عملی قصدی اور ارادی توحید کو بیان کیا گیا ہے اور یہی توحید عبادت ہے لیکن اسے سمجھنا اور اس کے مدلول کو جاننا ضروری ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب القران الکریم: جلد 4 صفحہ 20

محدث فتویٰ